بسم اللہ الرحمن الرحیم

والدین، دادا دادی نہ ہونے کی صورت میں 12 سالہ بچی کس کے پاس رہے گی؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک 12 سال کی لڑکی ہے، اس کے والدین، دادا، دادی، نانا اور نانی انتقال کر گئے ہیں، اور چاچو، چاچی، ماموں، خالہ اور پھوپھو زندہ ہے۔ پوچھنا یہ ہے کہ لڑکی کس کے پاس رہے گی؟ لڑکی اکلوتی ہے، کوئی بھائی بہن نہیں ہے۔

جواب

پوچھی گئی صورت میں چونکہ لڑکی کی عمر 9 سال سے زائد ہے، اور اس کے باپ، دادا اور بھائی موجود نہیں ہیں، تو ایسی صورت میں اگر کوئی فتنہ وغیرہ نہ ہو، تو وہ اپنے چچا کے پاس رہے گی، جبکہ وہ قابل اعتماد و اطمینان ہو، بدچلن نہ ہو۔

امام اہلسنت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: "حق حضانت لڑکے میں سات اور دختر میں نو برس کی عمر تک رہتا ہے اس کے بعد عصبہ کے پاس رہے گی جو عصوبت میں مقدم یہاں بھی مقدم ہے بشرطیکہ فاسق بدچلن نہ ہو اس سے صغیر پر اندیشہ نہ ہو اور دختر کے لیے اس کا محرم ہونا بھی شرط۔" (فتاوی رضویہ، ج 13، ص 402، رضا فاونڈیشن، لاہور)

امام اہلسنت، امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "سائل مظہر کہ یہ اطفال لڑکیاں ہیں، ان کے باپ، بھائی، بھتیجا، بہنیں، نانی، ماموں، چچا حقیقی ہیں، ایک لڑکی نو برس کی ہے ایک گیارہ کی، پس صورتِ مستفسرہ میں نانی ماموں کو ان کے رکھنے کا کچھ اختیار نہیں، لڑکیاں اپنے چچا کے پاس رہیں گی کہ جب نو برس کی ہو جائے تو ماں بھی اسے نہیں رکھی سکتی چچا کو دلادی جائے گی، نانی وغیرہا تو دوسرا درجہ ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج 13، ص 388، رضا فاونڈیشن، لاہور)

فتاوی ہندیہ میں ہے "والام والجدۃ احق بالجاریۃ حتی تحیض وفی نوادر ھشام عن محمد رحمہ اللہ تعالی اذا بلغت حد الشھوۃ فالاب احق وھذا صحیح ھکذا فی التبیین۔۔۔ وبعد ما استغنی الغلام وبلغت الجاریۃ فالعصبۃ أولی یقدم الأقرب فالأقرب کذا في فتاوی قاضي خان" ترجمہ: اور ماں اور نانی، دادی، بچی کی پرورش کی اس وقت تک زیادہ حق دار ہیں، جب تک اسے حیض نہ آجائے، اور نوادر ھشام میں امام محمد علیہ الرحمۃ سے ہے کہ جب بچی حد شہوت کو پہنچ جائے تو باپ اس کا زیادہ حق دار ہے اور یہ صحیح ہے، اسی طرح تبیین میں ہے۔۔۔ اور جب بچے کو عورتوں کی نگرانی کی ضرورت نہ رہے اور لڑکی بلوغت کی عمر کو پہنچ جائے تو عصبہ اولی ہے، اور اس میں سب سے زیادہ قریبی کو مقدم کیا جائے گا، پھر اس کے بعد جو سب سے قریبی ہو اسے، اسی طرح فتاوی قاضی خان میں ہے۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الطلاق، باب الحضانۃ، ج 01، ص 566، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

درمختار میں ہے "ثم العصبات بترتیب الإرث، فیقدم الأب ثم الجد ثم الأخ الشقیق، ثم لأب ثم بنوہ کذلك، ثم العم ثم بنوہ"

ترجمہ: پھر وراثت کی ترتیب کے مطابق عصبات کو حضانت کا حق ہوگا؛ چنانچہ پہلے باپ، پھر دادا، پھر حقیقی بھائی، پھر باپ شریک بھائی، پھر اسی ترتیب سے ان کی اولاد، پھر چچا اور پھر چچا کے بیٹے ہوں گے۔ (درمختار مع ردالمحتار، جلد5، صفحہ 269 تا 271، مطبوعہ: کوئٹہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا سرفراز عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5516

تاریخ اجراء: 03جمادی الاولیٰ1448ھ/15اکتوبر2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net